مرآۃ المناجیح

اردو ترجمہ وشرح

مشکوٰۃ المصابیح

مصنف

جلد (سوم)

حکیم الامت مولانا مفتی احمد یار خان نعیمی بدایونی

نعیمی کتب خانہ گجرات

السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ بِأَلْفَيْ عَامٍ أَنْزَلَ مِنْهُ آيَتَيْنِ خَتَمَ بِهِمَا سُورَةَ الْبَقَرَةِ وَلَا تُقْرَآنِ فِي دَارٍ ثَلَاثَ لَيَالٍ فَيَقْرَبُهَا الشَّيْطَانُ» . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ	دو آیتیں وہ اتاریں جن پر سورۂ بقرہ ختم فرمائی ۲؎ یہ ناممکن ہے کہ کسی گھر میں یہ آیتیں برابر تین شب پڑھی جائیں پھر شیطان اس کے پاس بھی پھٹکے ۳؎ ترمذی،دارمی اور ترمذی نے فرمایا یہ حدیث غریب ہے ۴؎

۱؎ دو ہزار برس سے مراد اس قدر مدت کہ اگر سورج ہوتا تو اسی مدت کے دو ہزار برس بن جاتے ورنہ اس وقت سورج نہ تھا نہ دن رات،پھر دن مہینے ہفتے اور سال کیسے بن سکتے ہیں،لکھنے سے مراد فرشتوں کو لکھنے کا حکم دینا ہے خاص خدام کا کام گویا سلطان ہی کا کام ہے۔خیال رہے کہ مخلوق کی تقدیریں آسمان و زمین کی پیدائش سے پچاس ہزار برس پہلے لکھی گئیں،مگر یہ تحریر دو ہزار برس پہلے ہوئی لہذا یہ حدیث پچاس ہزار برس کی روایت کے خلاف نہیں کہ وہاں لوح محفوظ میں تقدیروں کی تحریر مراد ہے،اور یہاں قرآن کریم کی تحریر مراد اور ہوسکتا ہے کہ یہاں دو ہزار برس سے تحریر مراد نہ ہو بلکہ مطلق زیادتی بیان کرنا مقصود ہو۔(مرقات)

۲؎ یہ دو آیتیں "اٰمَنَ الرَّسُوْلُ" سے آخر سورۂ بقر تک ہیں اگرچہ سارا قرآن شریف ہی لوح محفوظ میں تھا اور وہاں سے ہی نازل ہوا مگر ان آیتوں میں وہ خصوصیت ہے جس کا ذکر آگے ہورہا ہے اس لیے ان کا ذکر خصوصیت سے فرمایا۔

۳؎ جب ان آیتوں کی برکت سے وہ گھر وہ عمارت وہ جگہ شیطان سے محفوظ ہوجاتی ہے جہاں تین دن یہ آیات پڑھ لی جائے تو جس زبان میں یہ آیتیں رہیں ان شاءاللہ وہ بھی شیطان سے محفوظ رہیں گے۔ان جیسی تمام احادیث میں شیطان سے مراد ابلیس ہوتا ہے،ورنہ قرین شیطان اور نفس امارہ تو بہرحال انسان کے ساتھ رہتے ہیں ان موذیوں سے بچنے کی کوئی تدبیر نہیں جسے اللہ بچائے وہ ہی بچے۔

۴؎ اس حدیث کو نسائی،ابن حبان اور حاکم نے اپنی مستدرک میں بھی روایت کیا۔(مرقات)

2146 -[38] وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ قَرَأَ ثَلَاثَ آيَاتٍ مِنْ أَوَّلِ الْكَهْفِ عُصِمَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ» . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ	روایت ہے حضرت ابوالدرداء سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو سورہ کہف شروع سے تین آیتیں پڑھا کرے وہ دجال کے فتنہ سے محفوظ رہے گا ۱؎ ترمذی اور ترمذی نے فرمایا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱؎ اس کی شرح پہلے گزرچکی کہ چونکہ سورۂ کہف میں یہ ذکر ہے کہ اللہ تعالٰی نے اصحاب کہف کو دقیانوس بادشاہ کے ظلم و ستم سے بچالیا اور وہ بادشاہ ان بزرگوں کو دین حق سے نہ ہٹا سکا اب اس ذکر میں تاثیر ہے کہ روزانہ یا ہر جمعہ کو ان آیات کا پڑھنے والا دجال کے شر سے محفوظ رہے گا کہ اگر اس کی زندگی میں دجال آجائے تو اسے ایمان سے نہ ہٹاسکے گا بزرگوں کے ذکر میں بھی تاثیر ہوتی ہے۔خیال رہے کہ اللہ تعالٰی نے اولًا تو پوری سورۂ کہف میں یہ تاثیر رکھی تھی پھر اس کی دس اگلی آیتوں میں یہ تاثیر بخش دی پھر اس کی تین آیتوں میں یہ ہی تاثیر رکھ دی گئی رب تعالٰی کی عطائیں مختلف رہیں لہذا یہ حدیث ان احادیث کے خلاف نہیں۔جن میں پوری سورۂ کہف یا اس کی دس آیتوں کی یہ تاثیر مذکور ہے۔

2147 -[39] وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:	روایت ہے حضرت انس سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر چیز کا ایک دل ہے اور قرآن کا دل سورۂ یٰس